نقوش (رسول نمبر)۔ ایک تنقیدی جائزہ

ڈاکٹر شیر محمد زمان

نقوش ۔ شمارہ نمبر ۱۳۰ ۔ رسول نمبر ، جلد اول تا دھم
مرتب و مدون : جناب محمد طفیل
ضخامت : اوسطاً ٦١> صفحات فی جلد
تاریخ اشاعت : دسمبر ۱۹۸۲ تا جنوری ۱۹۸۴
ناشر : ادارہ فروغ اردو ۔ لاھور
کتابت : نستعلیق ۔ گوارا
قیمت : لائبریری ایڈیشن ((مجلد ، سفید کاغذ)۔ ۱۰۰ روپیہ (پاکستانی) فی جلد

قرین انصاف ھوگا اگر اس تنقیدی جائزے کی ابتداء مدون (ایڈیٹر) کے اس با ھمت کارنامے کے محاسن سے کی جائے ۔ معلومات کی وسعت و جامعیت اور عنوانات کے تنوع (Diversity) کے ساتھ انتخاب کی یہ خوبی بھی داد کی مستحق ہے کہ اکثر مقالات مستند ھیں اور مشاھیر کے قلم سے ھیں ۔ ان مضامین کو یکجا کرنے کے لئے جو محنت بروئے کار لائی گئی ھو گی اس کا بآسانی اندازہ کیا جا

سکتا ہے۔ یہ خوبیاں اظہر من الشمس ہیں۔ اس لئے ان کی تفصیل میں جانے یا ان کے اثبات کے لئے تائیدی حوالے نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔

شاید اس بات کو بھی اس سلسلہ کی ممتاز خوبیوں میں شمار کیا جا سکتا ہے کہ بعض مستقل کتابیں اس کی مختلف جلدوں کی زینت بن گئی ہیں۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی مشہور کتاب محمد رسول اللہ (۱) کا اردو ترجمہ دوسری جلد میں صفحہ ۵۱۵ تا ٦۸۲ پر شائع کیا گیا ہے۔ مترجم نذیر حق صاحب ہیں مگر افسوس ہے کہ ترجمہ میں اصل پر کچھ اضافہ کرنے کے بجائے Foreword اور انڈکس خارج کر دیئے گئے ہیں جس سے ترجمے کی افادیت خاصی کم ہو گئی ہے۔

سید سلیمان ندوی (متوفی ۱۳۷۳ ھ ـ ۱۹۵۳ء) کی سیرت النبی کی جلد ھفتم جو حال ہی میں چھپی ہے رسول نمبر کی دوسری جلد میں شامل ہے۔ (صفحہ ۳۲۸ تا ۳۹۹) تاہم اس بات پر حیرت ہوتی ہے کہ سیرت النبی جلد ھفتم (مطبوعہ کراچی) (۲) سے مقابلہ کیا جائے تو رسول نمبر میں اس ایڈیشن کے شروع کے ٦٦ صفحات (جن میں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے مفید پیش لفظ کے علاوہ معاملات، قانون الٰہی اور اسلام میں حکومت کی حیثیت جیسے ضروری مباحث شامل ہیں) اور دو مزید عنوانات (" امت مسلمہ کی نسبت " اور " قوت عاملہ یا قوت آمرہ " ـ صفحات ۱۵٦ تا ۱۸۲) حذف کر دیئے گئے ہیں۔ مزید برآں فصول و ابواب کی ترتیب بھی مختلف ہے۔ اس بات کی صراحت بھی موجود نہیں کہ سیرت النبی جلد ھفتم کو رسول نمبر میں نقل کرتے ہوئے کون سے مطبوعہ ایڈیشن

یا مخطوطہ پر اعتماد کیا گیا ہے۔

اسی طرح جلد اول (صفحہ ٢١> تا ٨١٦) میں مشہور جرمن مستشرق Horovitz کی کتاب کے انگریزی ترجمہ (جو محمد مارماڈیوک پکتھال نے ١٩٢٦ء میں کیا تھا اور اسلامک کلچر کی پہلی جلد (١٩٢٧ء) اور دوسری جلد (١٩٢٨ء) میں بالاقساط شائع ہوا تھا) کا اردو ترجمہ „ سیرت نبوی کی اولین کتابیں اور ان کے مؤلفین " کے عنوان سے پیش کیا گیا ہے۔ مترجم جامعہ ملیہ کے فاضل استاذ نثار فاروقی ہیں۔ غنیمت ہے کہ یہاں مصنف کے اصل حواشی حذف نہیں کئے گئے (صفحہ ٨٦> تا ٨١٦) بلکہ مترجمین کی طرف سے کہیں کہیں جن حواشی کا اضافہ کیا گیا ہے وہ بھی شامل اشاعت ہیں۔

رسول نمبر کے محاسن میں یقیناً یہ بات بھی شامل ہے کہ اس میں بعض ایسے طویل مضامین غالباً پہلی بار شائع کئے گئے ہیں جنہیں ایک مستقل کتاب کی حیثیت دی جا سکتی ہے مثلاً ڈاکٹر غلام مصطفٰی کا مضمون „ همه قرآن درشان محمد " (صفحہ ٨٩ تا ٢١٤) جو قرآن پاک کی مختلف سورتوں میں سیرت سے متعلقہ اشارات کی نشاندھی کرتا ہے اور جلد اول کے تیسرے جلی عنوان „سیرت نبوی کا بنیادی مواد " کے تحت شائع ہوا ہے۔ اسی عنوان کے تحت مولانا عبدالماجد دریا بادی (متوفی ٦ جنوری ١٩٧٧ - ١٣٩٦) کا مضمون بعنوان „ سیرت رسول قرآن کی روشنی میں " بھی شامل ہے۔ (جلد ١ صفحہ ٢٣٢ تا ٣٠٢) جسے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ کی حیثیت حاصل ہے۔ اسی طرح جلد چہارم میں جناب غلام جیلانی برق کا مضمون „ مہمات رسول " (صفحہ ٢٧٢ تا ٣٣٢) بھی ایک مستقل رسالہ کی سی اهمیت کا حامل ہے۔

ادارتی خامیاں

ادارتی لحاظ سے میرے نزدیک اس سلسلہ کی ایک اہم خامی یہ ہے کہ مختلف جلدوں میں شامل مقالات کے بارے میں کہیں یہ وضاحت موجود نہیں کہ وہ اولاً کب اور کہاں طبع ہوئے فاضل مقالہ نگاروں کے اسمائے گرامی مقالات کے عنوانات کے ساتھ اپنی اپنی جگہ مندرج ہیں مگر مصادر کے حوالہ جات موجود نہیں کہ وہ اولاً کب اور کہاں طبع ہوئے اور انہیں کس کتاب یا رسالہ سے نقل کیا گیا ۔ حد تو یہ ہے کہ ہر جلد کے شروع میں جو فہرست مضامین دی گئی ہے وہاں کسی مقالہ کے عنوان کے ساتھ مقالہ نگار کا نام درج نہیں کیا گیا ۔ جلد اول کا سب سے پہلا مقالہ " پندرھویں صدی ہجری ماضی و حال کے آئینہ میں " مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے لیکن یہ کہیں ظاہر نہیں ہوتا کہ اولاً یہ تحریر کب اور کہاں شائع ہوئی تھی ۔ اگر یہ مقالہ بطور خاص نقوش کے رسول نمبر کی اس اولین جلد کیلئے لکھا گیا تھا تو اس کی صراحت بھی کہیں موجود نہیں ۔ نہ یہ بتایا گیا ہے کہ یہ مقالہ کب سپرد قلم کیا گیا ۔ واضح رہے کہ بقول مرتب (محمد طفیل صاحب) اس کی کتابت ۱۹۷۲ء سے شروع ہو چکی تھی (ملاحظہ ہو جلد اول صفحہ ۴) نقوش کے اس نمبر کے لئے جسے پندرھویں صدی ہجری کے آغاز کی تقریبات کے سلسلے کی ایک کڑی کہا جا سکتا ہے ، مولٰنا ندوی کا یہ بصیرت افروز جائزہ بجا طور پر نہایت موزوں ابتداء کی حیثیت رکھتا ہے ۔

جلد اول میں ھی دوسرا مقالہ قاری محمد طیب صاحب (المتوفی ۱۷ جولائی ۱۹۸۳ ـ ۵ شوال ۱۴۰۳) کا ہے جس کا عنوان

„سیرت کی جامعیت کے بنیادی اصول „ ہے مقالہ کے آخری حصہ میں صفحہ ۵۱ پر „ اس عظیم بین الاقوامی کانفرنس „ کا ذکر موجود ہے اور فٹ نوٹ میں ادارہ کی طرف سے یہ توضیح کر دی گئی ہے کہ „ یہ مقالہ بین الاقوامی سیرت النبی کانفرنس منعقدہ ۲۷ ، ۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۹۵۹ء (کذا) بمقام کراچی میں پڑھا گیا „ یہ ایک استثنائی صورت ہے ورنہ بالعموم مقالات کے بارے میں یہ انتہائی ضروری معلومات بہم نہیں پہنچائی گئیں حالانکہ یہ معلومات ارباب تحقیق کے لئے ہی نہیں بلکہ ہر سنجیدہ قاری کے لئے اہم اور مفید ہوتی ہیں ۔

ہر جلد کے شروع میں ترتیب کے زیر عنوان اس جلد میں شامل مضامین کی جو فہرست دی گئی ہے اس کا سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ مقالات کے عنوانات کے ساتھ مقالہ نگاروں کے **اسمائے گرامی کا** ذکر نہیں کیا گیا ۔ یہ اطلاع صرف اسی صفحہ پر ملتی ہے جہاں وہ مضمون شروع ہوتا ہے اسی طرح عربی یا انگریزی مضامین کی صورت میں انہیں اردو کے قالب میں ڈھالنے والے مترجمین کے نام کئی جگہ پر مذکور نہیں مثلاً

عبداللہ یوسف علی :„ محمد رسول اللہ „ (جلد ۳ صفحہ ۲۰۳)

سید قطب شہید :„ ہمارا پرچم انقلاب „ (جلد ۴ صفحہ ۷)

عبدالرحمن عزام بک :„ بندگی کا انقلابی تصور „(جلد ۴ص ۴۸)

ڈاکٹر احمد شبلی :„ اسلامی عہد میں تعلیم نسواں „(جلد ۴ صفحہ ۱۰۶)

عبدالرحمن **عزام** :„ تاجدار دو عالم کی فصاحت و بلاغت „ (جلد ۴ صفحہ ۱۵۱)

یہ نا انصافی مقالہ نگاروں کے ساتھ ہی نہیں قارئین کے ساتھ بھی ہے کیونکہ بسا اوقات کوئی مضمون صرف اپنے مصنف کی شخصیت کی وجہ سے توجہ کا **مرکز ٹھہرتا ہے** جیسا کہ جلد سوم کے صفحہ ۱۷٦ پر قائداعظم محمد علی جناح سے منسوب مضمون " رحمت للعالمین " ہے (۳)) ۔

پورے سلسلہ میں کہیں یہ ذکر یا اعتراف موجود نہیں کہ مطبوعہ مضامین مصنفین یا ناشرین کی اجازت سے دوبارہ چھاپے گئے ہیں نہ یہ صراحت ہے کہ وہ خاص طور پر نقوش کے لئے لکھے گئے۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل چھ مضامین ادارہ تحقیقات اسلامی کے اردو مجلہ فکرونظر سے نقل کئے گئے ہیں اگرچہ کہیں اس بات کا اعتراف موجود نہیں ۔

۱ ۔ ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ (متوفی ۱۳۹۷ ـ ۱۹۷۷) " رسول اکرم کے سیرت نگار "، فکرونظر جلد ۸ شمارہ ۱۲(جون ۱۹۷۱)، صفحہ ۸۸۷ ـ ۹۰۳ (نقوش جلد ۱، صفحہ ۵۰۹ـ۵۱۷)

۲ ۔ ڈاکٹر صغیر حسن معصومی ـ"نقش پیمبر ـ سماجی انصاف "، فکرونظر جلد ۹ شمارہ ۱۱(مئی ۱۹۷۲)، **صفحہ ۷۲۳ ـ ۷۳۱ (نقوش جلد ۳ ، صفحہ ۷۲۹ ـ ۷۳۳)**

۳ ۔ عبدالقدوس ہاشمی ـ"سیرت طیبہ کا مطالعہ " ، فکرونظر جلد ۹شمارہ ۱۱(مئی ۱۹۷۲)،صفحہ ۷۳۲ ـ ۷۳۹ (نقوش جلد ۹ ،صفحہ ۲۸۲ ـ ۲۸٦)

۴ ۔ ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتہ" **انقلاب محمدی** " فکرونظر جلد ۱۲ شمارہ ۱۱ـ ۱۰ (اپریل ـ مئی ۱۹۷۵)، صفحہ ۷۵۰ ـ ۷۵۵ (نقوش جلد ۴، صفحہ ۳۰ ـ ۴۳)

۵ ـ ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی ـ ,, عہد جدید کے مسائل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ,, ، فکرونظر جلد ۱۲ شمارہ ۱۱ـ ۱۰ (اپریل ـ مئی ۱۹۷۵)، صفحہ ۶۲۳ ـ ۶۳۶
نقوش جلد ۳، صفحہ ۴۰۳ـ ۴۱۱

۶ ـ ڈاکٹر محمد حمید اللہ ـ ,, عہد نبوی میں نظام تعلیم ,, (نظرثانی شدہ) ، فکرونظر جلد ۱۵ شمارہ ۱۱ (مئی ۱۹۷۸)، صفحہ ۲۰ ـ ۴۳ (نقوش جلد ۴، صفحہ ۱۱۵ ـ ۱۴۷)

ان حوالوں کی عدم موجودگی کے باعث کئی پیچیدگیاں پیدا ہوئی ہیں مثلاً جلد اول کے صفحہ ۲۰۳ ـ ۲۱۱ پر جناب سید ابوالاعلی مودودی (متوفی ۲۲ ستمبر ۱۹۷۹ ـ ۱۳۹۹) کی تحریر بعنوان ,, نبوت محمدی پر قرآن میں استدلال" (چند اہم نکات) شامل اشاعت ہے۔ صفحہ ۲۰۳ پر ایک طویل حاشیہ شروع ہوتا ہے جو صفحہ ۲۰۵ پر جا کر ختم ہوتا ہے اس حاشیہ کے اختتام پر حاشیہ نگار کی بابت کچھ تحریر نہیں ـ اس لئے بجا طور پر یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ حاشیہ خود مولانا مرحوم کے قلم سے ہے۔ صفحہ ۲۰۵ پر ہی یک سطری حاشیہ نمبر ۱ کے آخر میں ,, مرتب ,, کے الفاظ قوسین میں لکھے گئے ہیں اور اسی صفحہ پر حاشیہ نمبر ۲ کے آخر میں قوسین میں ,, نعیم صدیقی ,, لکھا گیا ہے۔ صفحہ نمبر ۲۱۱ پر بھی ایک حاشیہ کے آخر میں قوسین کے اندر ,, نعیم صدیقی ,, لکھا گیا ہے۔ یہ مضمون سیرت سرور عالم (۴) سے مآخوذ ہے جسے جناب نعیم صدیقی نے حضرت مولانا کی تحریروں سے ترتیب دیا ـ یہ جان لینے کے بعد حاشیہ کی یہ الجھن رفع ہو جاتی ہے جو نقوش میں مآخذ کا اندراج نہ ہونے کے باعث پیدا ہوتی ہے۔

حواله جات کی عدم موجودگی کا احساس خطبات رسول کے حصه (جلد هشتم) میں شدت سے هوتا ہے۔ کل ٦٨ خطبات نقل کئے گئے هیں ۔ لیکن ان میں بیشتر کے حواله جات درج نہیں هیں ۔ مثال کے لئے ملاحظه هو صفحه ١٦ ، ١٨ ، ٣٢ ، ٥٠ ، ٥٧ وغیره ۔ جن خطبات کے حواله جات موجود هیں وہ بهی نامکمل هیں صرف کتاب یا مصنف کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے۔

پہلے کہا جا چکا ہے که کئی مضامین کے مترجمین کے نام مذکور نہیں ۔ بعض دیگر مضامین میں صورت حال اس کے برعکس ہے۔ مثلاً جلد نهم (صفحه ١٨٧ تا ٢٠٥) میں „ عظیم یادیں جنهیں حضور سے نسبت ہے " کے عنوان سے جو مقاله دیا گیا ہے اس کے مصنف کا نام درج نہیں ۔ مترجم مسعود مشهدی هیں ۔ اسی طرح مقاله „ کاتبان وحی " (جلد هفتم) کے مترجم سعد الله هیں مگر مصنف کا نام مذکور نہیں ۔

مناسب هوتا که هر جلد کے شروع میں مقاله نگاروں کا مختصر تعارف شامل هوتا ۔ بعض نسبةً غیر معروف نام بهی هیں جن کے بارے میں تعارفی معلومات کی تشنگی محسوس هوتی ہے ۔

تمام جلدوں میں ایک اهم ادارتی خامی یه ہے که ان میں سے کسی کے آخر میں جدید اسلوب ادارت کے مطابق فهارس اسماء (انڈکس) اور اشاریئے شامل نہیں کئے گئے ۔ جس کی وجه سے حوالے تلاش کرنا بیحد دشوار اور **دقت طلب** کام بن جاتا ہے۔ جگه به جگه املاء کی غلطیاں بهی کهٹکتی هیں ۔ بالخصوص ایسی غلطیوں کا بار بار اعاده جیسی جلد اول کے صفحه ٣١٠ پر ملتی ہے جهاں ابن اسحاق کی سیرة رسول الله کو „ سیرة الرسول الله " لکھا گیا ہے یا جلد نهم کے

ص ۱۹۵ پر سقیفه کو ثقیفه لکھا گیا ہے۔ مستشرقین کے ناموں کے ساتھ مناسب ہوتا اگر انہیں رومن حزوف میں بھی لکھ دیا جاتا۔ عربی عبارات اور اسماء کو پورے اعراب کے ساتھ ضبط کرنا چاہیئے تھا تاکہ اردو خواں طبقہ کو دقت نہ ہو اور وہ غلط تلفظ کے مرتکب نہ ہوں۔

مختلف جلدوں کے ابواب و فصول میں مضامین کی ترتیب محل نظر ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مختلف جلدوں کے لئے مضامین کے انتخاب و تدوین میں کوئی سوچا سمجھا منصوبہ بروئے کار نہیں لایا گیا۔ جیسے جیسے مضامین دستیاب ہوتے گئے ، کتابت ہوتی گئی اور یکے بعد دیگرے مختلف جلدیں چھپتی گئیں۔ رسول نمبر کی دسوں جلدوں کی مختصر فہرست مضامین (۵) پر ایک طائرانہ نظر اس بات کو واضح کر دیتی ہے کہ ان جلدوں کی تدوین میں منطقی ترتیب کی طرف زیادہ دھیان نہیں دیا گیا۔ مثلاً تیسری جلد کے بعض مضامین کا پہلی جلد میں ہونا زیادہ مناسب تھا ، بالخصوص جلد سوم کے پہلے حصے کے مقالات جو " عالم بشریت اسلام سے پہلے " کے مجموعی عنوان کے تحت ہیں۔

ترتیب، کی یہ خامی مختلف جلدوں کے درمیان اور ہر جلد کے اندر نظر آتی ہے۔ اس کا ایک نتیجہ مختلف جلدوں میں بعض مضامین کے تکرار کی صورت میں برآمد ہوا ہے۔ **بعض موضوعات پر مقالات و** معلومات مختلف جلدوں میں منتشر ہیں۔ انفرادی طور پر بھی ہر جلد کے اندر منطقی ترتیب کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ مثلاً جلد ہشتم میں اصحاب بدر کا تذکرہ واقعات ھجرت سے پہلے کیا گیا ہے۔ (اصحاب بدر صفحہ ۱۱۳ تا ۲۰۸ : واقعہ ھجرت صفحہ ۲۰۹ تا ۳۳۶)

اسی طرح فصاحت و بلاغت (جلد ۸، صفحہ ۳۳۷ تا ۴۴۹) کا عنوان اسی جلد میں خطبات رسول (صفحہ ۱۲ تا ۱۱۲) سے متصل ہونا چاہیئے تھا ۔ جوامع الکلم کا عنوان (صفحہ ۵۳۹ تا ۵۷۶) بھی فصاحت و بلاغت اور خطبات سے ملحق ہونا چاہیئے تھا ۔۔

مقالات کی غیر منطقی ترتیب جلد دہم میں بھی نظر آتی ہے۔ مثلاً ,, انتخاب نعتیہ شاعری ،، کا عربی حصہ جلد دہم کے صفحہ ۱۹۳ سے ۲۹۳ پر مشتمل ہے۔ انتخاب کے حسن و قبح سے قطع نظر اس حصہ میں ترتیب نہ تاریخی ہے نہ مقامی اور نہ ردیف و قافیہ کے لحاظ سے بلکہ ایک طباعتی سہو کی بنا پر حصہ فارسی کی پہلی نعت (جو فخرالدین گرگانی کی ہے) بھی صفحہ ۲۹۴ پر طبع ہوئی ہے۔ حالانکہ فارسی حصہ اس کے بعد شروع ہوتا ہے(٦) ۔ ترتیب کا یہی فقدان حصہ اردو میں بھی نظر آتا ہے۔ البتہ فارسی حصہ میں ترتیب زمانی کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

بعض جگہ غیر ضروری اطناب اور بعض جگہ فہم میں خلل انداز ہونے والا ایجاز بھی کھٹکتا ہے۔ حواشی کہیں بین السطور ہیں اور کہیں صفحہ کے زیریں حصہ میں ۔ بعض مترجمہ مقالات کی زبان خاصی کمزور ہے۔ مثال کے طور پر جلد ہفتم میں مقالہ بعنوان ,,کاتبان وحی ،، کا ترجمہ حافظ محمد سعد اللہ نے کیا ہے۔ صفحہ ۱۳۸ پر یہ عبارت ملاحظہ ہو :

,, ان دلائل کی موجودگی میں ہم یقین سے جانتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لکھنا جانتے تھے اور آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر لکھا ۔ جیسا کہ کتب مغازی اور سیر میں وارد ہوا ہے ،، ۔

جلد دھم ھی کے صفحہ ۲۹۱ پر جو قصیدہ ہے وہ عام رواج کے مطابق امام زین العابدین کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ حالانکہ نہ اس قصیدہ کی زبان اس زمانے کی ہے اور نہ یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ افصح العرب ﷺ کے نواسے کی زبان اتنی کمزور ہوگی بالخصوص تیسرا شعر تو نہایت کمزور ہے اور صرف و نحو کی غلطیوں سے بھی مبرا نہیں تاھم اس نسبت کی شہرت کے سبب ایڈیٹر کو اس سلسلے میں مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

بعض صحابہ کرام کی تاریخ وفات صرف عیسوی تقویم کے مطابق دی گئی ہے۔ ھجری سنہ کی عدم موجودگی میں قارئین کو انکا زمانہ وفات متعین کرنے میں دشواری پیش آ سکتی ہے۔ (مثال کے طور پر دیکھیں جلد دھم صفحہ ۲۸۲ و ۲۸۴)۔

بعض مضامین میں مندرج معلومات پرانی ھیں ۔ مثال کے طور پر جلد نہم کے صفحہ ۱۹۵ پر مسجد بنی ساعدہ کا ذکر ہے۔ یہ معلومات کسی قدیم مصنف سے اخذ کردہ ھیں ۔ میرے رفیق جناب محمود احمد غازی کا بیان ہے کہ آج کل یہ مسجد موجود نہیں چند سال پہلے تک وھاں چوراھا تھا اب ایک پارک بنایا جا رھا ہے۔ بہتر ھوتا اگر آثار کے بیان میں موجودہ کیفیت کے مطابق تازہ ترین معلومات فراھم کی جاتیں ۔

بعض عنوانات قائم کرنے میں احتیاط سے کام نہیں لیا گیا مثال کے طور پر جلد ھشتم صفحہ ۱۱۳ پر " اصحاب بدر " کے عنوان کے تحت جو مقالہ شروع ھوتا ہے وہ غزوہ بدر پر ہے نہ کہ اصحاب بدر پر۔ اصحاب بدر کا تذکرہ صفحہ ۱۲۲ سے شروع ھوتا ہے۔ اسی طرح جلد نہم میں " جاں نثاران محمد (خلفاء) " کے عنوان سے جو حصہ

صفحه ۵۲۴ سے شروع ہوتا ہے اس کی پہلی تحریر ڈاکٹر نثار احمد کا مضمون ” مواخاۃ صحابہ “ ہے جس کا براہ راست تعلق خلفاء راشدین سے نہیں ہے۔

ہر جلد کے آغاز میں ” طلوع “ کے زیر عنوان مرتب کے ” وارداتی“ تاثرات ملتے ہیں ، یہ رحمۃ للعالمین ﷺ اور انؐ کے ایک امتی کا معاملہ ہے ، قلبی واردات کا قصہ جہاں قلمکاری کی گنجائش نہیں ہوتی ۔ تاہم انتہائی عجز و ادب سے یہ عرض کرنے کی جسارت کروں گا کہ کہیں کہیں ادیبانہ تعلّی اور احتمال تشابہ کا رنگ پیدا ہو گیا ہے۔ دوسری جلد کے ” طلوع “ سے چند جملے ملاحظہ کیجئے :

” ذہن نے بات سجھائی ، جس کی تعریف خدائے ذوالجلال نے کی ہو ، ان کے بارے میں تیرا قلم کیا لکھے گا ؟ . . . .
قدرے سنبھلا تو ہاتف نے کہا : ” حد ادب کا مقام ہے “ ......
میں ایک بار پھر سناٹے میں آ گیا ۔ جھر جھری لی تومیں کہہ رہا تھا ” میں حضور کا امتی ہوں۔ میں اس کام کے لئے خود حضور سے اجازت لے کر آیا ہوں “ ۔
اس پر ہاتف نے کہا : ” تو پھر لکھ “
جسم تھر تھر کانپنے لگا ۔
تب میں نے گھر والوں سے کہا : ” مجھے چادر اڑھا دو کہ یہ سنت میرے رسول کی ہے “

اس جائزہ میں نقوش ، رسولؐ نمبر کے جملہ مضامین میں مندرج معلومات کی صحت یا عدم صحت کے مسئلہ سے تعرض نہیں کیا گیا ۔ اگر ہر مضمون میں مندرج ہر روایت کے بارے میں ہر اختلاف رکھنے والا اپنے اعتراضات کی بنا پر اس مضمون کے حذف کا مطالبہ کرے تو

کوئی ایسا مجموعہ کبھی ترتیب نہیں پا سکتا ۔ ایڈیٹر کی ذمہ داری اسی قدر ہے کہ وہ اپنی دانست کے مطابق معیاری مضامین مکمل حوالوں کے ساتھ مجموعہ میں شامل کرے ۔

اس سلسلے کے رواں ایڈیشن کو قارئین اور باحثین کے لئے مفید تر بنانے کی ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ دسوں جلدوں کا ایک مکمل اشاریہ (جلد وار) ایک مستقل جلد کی صورت میں شائع کر دیا جائے جس میں اسماء ، اماکن ، آیات قرآنی ، احادیث ، ابیات وغیرہ کی فہارس شامل کر دی جائیں، فاش اغلاط کی طرف قارئین کی توجہ دلانے کے لئے ایک اغلاط نامہ بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اس جلد میں تمام مقالہ نگاروں (جلد اول تا دھم) کا مختصر تعارف بھی ابجدی ترتیب کے ساتھ شامل کیا جا سکتا ہے۔۔ ہر جلد کے مضامین کی فہرست مقالہ نگاروں۔ مترجمین کے ناموں کے ساتھ بھی اس جلد میں شامل کی جا سکتی ہے۔ آئندہ ایڈیشن کے لئے ہر جلد میں ان تمام چیزوں کا التزام کرنے کے ساتھ ساتھ ترتیب مضامین پر بھی نظرثانی کی جا سکتی ہے۔

ملحق

رسول نمبر کے اہم موضوعات کی فہرست

جلد اول (۸۱٦ صفحات)

۱ ۔ عہد " پندرھویں صدی ھجری " ۔ سید ابوالحسن علی ندوی ۔ اسلامی تاریخ کی چودہ صدیوں کا طائرانہ جائزہ جو پندرھویں صدی میں عالم اسلام کے لئے دس نکاتی پروگرام پر ختم ہوتا ہے (۳۰ صفحات)

۲ ۔ تکنیک ۔ سیرت نگاری کے چند پہلوؤں پر چار مضامین ، بالترتیب قاری محمد طیب ، ندیم الواجدی ، ڈاکٹر سید معین الحق اور سید ابوالحسن علی ندوی کے قلم سے ۔

۳ ۔ سیرت کا بنیادی مواد ۔ " ھمه قرآن درشان محمد " : ڈاکٹر غلام مصطفی خاں ۔ ۱۱۴ صفحات پر مشتمل سورتوں کی ترتیب کے ساتھ ان آیات قرآنی کا ترجمہ جن کا سیرت کے موضوع سے تعلق ہو سکتا ہے ۔ اس کے بعد اسی موضوع پر آٹھ فاضلانہ مضامین جن میں مولانا مودودی ، مولانا عبدالماجد دریا بادی ، مولانا محمد حنیف ندوی اور ڈاکٹر اسرار احمد کی نگارشات بھی شامل ھیں ۔

۴ ۔ سیرت کا دور اول ۔ سیرت کے قدیم عربی مصادر پر بارہ قابل قدر مضامین جن کا سلسلہ ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ مرحوم کے مجموعی جائزہ " رسول کریم کے سیرت نگار " پر ختم ہوتا ہے ۔

۵ ۔ سیرت نبوی کی اولین کتابیں ۔Horovitz کی کتاب کے انگریزی ترجمہ (از پکتھال) کا اردو ترجمہ (از نثار فاروقی)

جلد دوم (٦٠٧ صفحات)

۱ ۔ رسول اللہؐ ایک نظر میں ۔ نعیم صدیقی ۔ غلام جیلانی برق کا " رسالت نامہ " بھی اس کے بعد شامل ہے جس میں سیرت طاہرہ کے اہم کوائف آٹھ صفحات میں جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۲ ۔ سیرت نبوی کی توقیت (اہم واقعات کی تاریخیں مولوی اسحٰق النبی علوی کی مبسوط تحریر جو ۱۵۲ صفحات پر محیط ہے)

۳ ۔ الرسالات النبویہ (رسول اکرمؐ کے ۹۹ منتخب مکتوبات و فرامین جنھیں ڈاکٹر نثار احمد فاروقی نے ایک مفید مقدمہ اور ضروری حواشی کے ساتھ اردو میں منتقل کیا ہے ۔ کل ٦٢ صفحات)

۴ ۔ حقیقت توحید مولانا امین احسن اصلاحی ۔ ۵۹ صفحات

۵ ۔ حقیقت وحی (مولانا محمود حسن)

٦ ۔ سیرت النبی جلد ہفتم (سید سلیمان ندوی ۔ ٦۹ صفحات)

۷ ۔ مکہ اور مدینہ کی قدیم تاریخ (محمد اسلم ملک : ٦۵ صفحات)

۸ ۔ فخر موجودات کی مکی اور مدنی زندگی (ابوالجلال ندوی ۔ ۴۴ صفحات)

۹ ۔ محمد رسول اللہ ﷺ (ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی انگریزی

کتاب کا ترجمہ از نذیر حق ـ کل ۱٦۸ صفحات)

۱۰ ـ خطبہ حجة الوداع (عربی متن مع اردو ترجمہ از حکیم نعیم الدین زبیری)

۱۱ ـ وحی (مولانا محمود حسن کا ایک مقالہ)

۱۲ ـ قصیدہ بردہ شریف (بوصیری کا مشہور قصیدہ معہ ترجمہ فارسی منظوم از ملا محمد عبدالرحمن جامی و ترجمہ اردو از محمد فیاض الدین نظامی بہزاد دکن)

جلد سوم (۳۸۷ صفحات)

۱ ـ عالم بشریت اسلام سے پہلے ـ (چند مقالہ نگار : محمد مظہرالدین صدیقی ، سید امیر علی ، ابوالحسن علی ندوی)

۲ ـ رحمة للعالمین بحیثیت انسان کامل ـ مالک رام کے مضمون ,, لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ،، اور قائداعظم کی تقریر ,, رحمة للعالمین ،، کے علاوہ عبداللہ یوسف علی ، خلیفہ عبدالحکیم ، ماہر القادری ، خواجہ غلام السیدین اور عبدالماجد دریا بادی جیسے مشاہیر کی تحریریں ـ

۳ ـ اصلاح معاشرہ ـ ممتاز مقالہ نگار : ابوالکلام آزاد ، ڈاکٹر اسرار احمد ، ڈاکٹر سید عبداللہ ، ابوالحسن علی ندوی ، امین احسن اصلاحی ، پروفیسر خورشید احمد ـ

۴ ـ عظمت انسانی کے نقیب اول ـ ہمارے رسول ـ مولانا اشرف علی تھانوی ، عبدالرحمن عزام اور خلیفہ عبدالحکیم کی نگارشات بھی اس حصہ میں شامل ہیں ـ

۵ ـ سیاسی نظام پر اثرات ـ ڈاکٹر محمد حمید اللہ ، امین احسن

اصلاحی اور خلیفه عبدالحکیم کے مضامین نمایاں حیثیت رکھتے هیں ۔

٦ ۔ فلاحی معاشرہ اور اقتصادی نظام ۔ چھ مضامین (ساٹھ صفحات) پر مشتمل ۔

جلد چہارم (۵۲> صفحات)

۱ ۔ ایک عظیم انقلاب کا بانی و رهبر ۔ چھ مضامین کے اس سلسله میں سید قطب شہیدؒ کی تحریر „ همارا پرچم انقلاب لا اله الا الله „ بھی شامل ہے ۔

۲ ۔ علوم انسانی کے فروغ پر همارے رسولؐ کا اثر ۔ ۱۰۵ صفحات پر مشتمل بارہ مضامین ۔

۳ ۔ اخلاقی اصلاح ۔ نو مختصر مضامین ۔

۴ ۔ همارے رسول بحیثیت سپه سالار ۔ پچاس صفحات پر مشتمل بریگیڈیر گلزار احمد کے فاضلانه مقاله „ غزوات خاتم الرسل „ کے علاوہ ڈاکٹر غلام جیلانی برق کے قلم سے ساٹھ صفحات پر پھیلا هوا جائزہ „ مہمات رسول „ اس حصه کا طرۂ امتیاز هیں ۔

۵ ۔ همارے رسول غیر مسلموں کی نظر میں ۔ ۱۲۲ صفحات ، گیارہ مضامین ۔

٦ ۔ متعلقات سیرت ۔ ۱۹۲ صفحات ، ۲۲ مضامین ، قاضی محمد سلیمان منصور پوری ، ڈاکٹر اقبال ، مولانا ظفر علی خاں ، چوهدری افضل حق اور مولانا غلام رسول مہر جیسے اکابر شامل محفل هیں ۔

جلد پنجم (۷۲۴ صفحات)

۱ ـ عہد نبوی میں ریاست کا نشو و ارتقاء ـ ڈاکٹر نثار احمد کے قلم سے ۳۴۰ صفحات پر مشتمل ایک بیش قیمت کتاب جو اس موضوع پرمحققانہ معلومات کا جامعیت کے ساتھ احاطہ کرتی ہے ـ

۲ ـ عہد نبوی میں تنظیم ریاست و حکومت ـ ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کی تحریر ـ ۳۸۲ صفحات پر مشتمل ہے ـ اپنے موضوع پر ایک قابل قدر اضافہ ـ

جلد ششم (۷۹٦ صفحات)

۱ ـ فن حدیث ـ ۲۵۰ صفحات پر مشتمل دس تحریریں جن میں سید مناظر احسن گیلانی کی کتاب " تدوین حدیث " (۱۴۰ صفحات) بھی شامل ہے ـ

۲ ـ اقوال رسول ـ سید محمد متین ہاشمی نے مختلف موضوعات کے تحت منتخب احادیث جمع کی ہیں ـ اردو ترجمہ کے ساتھ عربی متن (معہ حوالہ) بھی شامل ہے ـ انتخاب سے پہلے سنت و حدیث کے تشریعی مقام پر ایک مفید بحث بھی موجود ہے ـ کل ۵۳۸ صفحات ـ

جلد ہفتم (۷۵۲ صفحات)

۱ ـ مکالمات رسولؐ ـ رسول کریم ﷺ کے منتخب ارشادات کا اردو ترجمہ عنوانات کے تحت از پروفیسر فیض اللہ منصور (۱۲٦ صفحات)

۲ ـ کاتبان وحی ـ ۴۸ صحابہ کا تذکرہ جنہیں کتابت وحی کی سعادت نصیب ہوئی ـ

۳ ـ سِیَرُ الطیبات (صاحبزادیاں)

۴ ـ عہد نبوی کے چند نامور سپہ سالار ـ حضرت حمزہؓ ، حضرت زید ؓبن حارثہ ، حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح ، حضرت علیؓ ، حضرت ابوبکر ؓ حضرت عمرؓ ، حضرت عمروؓ بن العاص ، حضرت خالد بن ولید اور حضرت اسامہ بن زید ـ اور ان کے معرکے ــ راجہ محمد شریف کے قلم سے (۲۵۹ صفحات)

۵ ـ رسول اللہ کے فیصلے ـ قصاص ، لعان،چوری اور دیگر قضیوں میں آپ کے فیصلے (۱۲۸ ص)

٦ ـ رسول اکرم کی حکمت سیاست ـ سید اسعد گیلانی (۴۸ صفحات)

۷ـ بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے والے وفود ـ سیرۃ ابن ھشام سے ملخص (٦۰ صفحات)

۸ ـ النبی الأمی ـ آنحضرت کی امیّت پر علامہ شہید مرتضی المطہری کے ایک مقالہ کا ترجمہ ـ

جلد ہشتم (۵۱۷ صفحات)

۱ ـ خطبات رسول ـ موزوں عنوانات کے تحت آپؐ کے ٦۹ خطبات کا عربی متن (معہ حوالہ مصدر) اور اردو ترجمہ از ڈاکٹر محمد رفیع الدین ہاشمی (۱۰۰ صفحات)

۲ ـ اصحاب بدر ـ ۱۴ شہداء بدر ، ۸۷ مہاجر ۲۴۸ انصار شرکاء کا تذکرہ ـ (قاضی محمد سلمان منصور پوری)

۳ ـ واقعہ ھجرت ـ ھجرت ، اس کے اسباب و محرکات اور اھمیت پر چار مضامین ـ

۴ ـ فصاحت و بلاغت ـ تین مضامین جنہیں حصہ ۱ اور ۷ کے

ساتھ یکجا ہونا چاہیئے تھا ۔

۵۔ **اصحاب صفہ** ۔ ابو نعیم اصفہانیؒ کے تذکرہ سے اردو ترجمہ (۵۹ صفحات)

۶ ۔ **علم و تہذیب** ۔ (علم و تہذیب کی ترقی میں معارف محمدی کا حصہ)

۷۔ **جوامع الکلم** ۔ یہ مضمون بھی „ خطبات رسول " والے حصہ سے متصل ہونا چاہیئے تھا ۔

۸ ۔ **نازک ترین لمحات** ۔ „ سرور عالم نازک ترین لمحات کی میزان پر " دو مضامین ۔

۹ ۔ **عقلی ثبوت** ۔ رسالت محمدیہ کے عقلی دلائل پر تین مضامین ۔

۱۰ ۔ **خاتم النبیین** ۔ ختم نبوت کے موضوع پر تین مضامین (بالترتیب مولٰنا عبدالمالک ، جسٹس شیخ آفتاب حسین اور جسٹس قدیر الدین احمد کے قلم سے)

جلد نہم (۵۲۷ صفحات)

۱ ۔ **سیرت اور مطالعہ سیرت** ۔ متفرق موضوعات پر چھ مضامین جن میں مولانا ابوالکلام آزاد کی تحریر „ سیرت اور مطالعہ سیرت " بھی شامل ہے ۔

۲ ۔ **آثار** ۔ مدینۃ النبی جنت البقیع ... پر سات مضامین ۔

۳ ۔ **متعلقات سیرت** ۔ „ عہد نبوی اور نظام اقتصاد " ، „ شعب ابی طالب " اور „ تقابل تقویمین " جیسے متفاوت مضامین ۔

۴ ۔ **جاں نثاران محمدؐ** (خلفاء اربعہ پر بارہ مضامین جن کا آغاز „ مواخاۃ صحابہ " سے ہوتا ہے جو براہ راست اس موضوع

سے متعلق نہیں)

جلد دھم (٥٦> صفحات)

۱ ۔ مقالات ۔

۱ ۔ مقالات ۔ اردو ، عربی اور فارسی میں نعتیہ کلام پر چھ مقالات (۱۸۳ صفحات)

۲ ۔ انتخاب نعت

عربی ۔ سو صفحات (معہ اردو ترجمہ) ۔

فارسی ۔ ۹۵ صفحات (صرف فارسی متن)

اردو ۔ ۳٦۸ صفحات ۔

حوالہ جات

۱ ۔ MUHAMMAD HAMIDULLAH, MUHAMMAD RASULULLAH ; Karachi, Huzaifa Publications , 1979), 184 PP.

۲ ۔ مونا سید سلیمان ندوی ۔ سیرت النبی جلد ہفتم (کراچی ، مجلس نشریات اسلام ، ۱۹۸۲) ، ۲۰۰ ص ۔ قبل ازیں اسکے دو ایڈیشن بھارت میں بھی شائع ہو چکے ہیں ۔ (طبع دوم ، مطبع معارف اعظم گڑھ ، ۱۴۰۱ ھ ۔ ۱۹۸۱ء ، ۲۱۴ ص) ۔

۳ ۔ یہ مضمون ،، رحمة للعالمین ۔ تقریر سیرت مسٹر محمد علی جناح ،، کے عنوان سے سید سرور شاہ گیلانی (علیگ) نے ایک کتابچے کی شکل میں دفتر تنظیم مساجد ۔ محلہ مصری شاہ لاہور سے شائع کیا تھا ۔ (مطبوعہ مجتبائی پرنٹنگ پریس لاہور باہتمام سید سرور شاہ گیلانی) نسخہ پر سن طباعت مذکور نہیں مگر صاحب تقریر کے نام کے ساتھ ،، قائداعظم ،، کی بجائے ،، مسٹر محمد علی جناح ،، لکھا ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ کتابچہ ۱۹۴۰ سے قبل شائع ہوا ۔ کیونکہ آپ کیلئے قائداعظم کا لقب چوتھے عشرہ کے آخری سالوں میں رائج

ہوا (دیکھئے :

Sharif al — Mujahid, Quaid — i — Azam Jinnah — Studies in Interpretation,

(Karachi , Quaid — i — Azam Academy , 1981) , P. 424)

اس کا ایک نسخہ سنٹرل لائبریری بہاولپور میں محفوظ ہے اور ادارہ تحقیقات اسلامی کے زیر انصرام منعقدہ نمائش کتب سیرت (اسلام آباد ، ٦ ـ ١٣ دسمبر ١٩٨٤) میں پیش کیا گیا تھا ـ نقوش میں مصدر و ماخذ کا کوئی ذکر نہیں ـ

٤ـ سید ابوالاعلیٰ مودودی : سیرت سرور عالم ، جلد اول (لاہور ، ادارہ ترجمان القرآن ١٣٩٨ ـ ١٩٧٨) ، ص ١٢٢ تا ١٣٣ ـ

٥ـ ملاحظہ ہو ,, رسول نمبر کے اہم موضوعات کی فہرست ،، جو اس تبصرہ کے آخر میں قارئین کی سہولت اور استفادہ کیلئے ترتیب دی گئی ہے ـ

٦ـ ترتیب کے فقدان کی ایک واضح مثال یہ ہے کہ بوصیری کے شاہکار قصیدہ بردہ کے عربی متن (مع فارسی و اردو ترجمہ) کو جلد دہم کے اس حصہ کی بجائے جلد دوم کے آخر میں جگہ دی گئی ہے ـ اسی طرح خطبہ حجۃ الوداع (مع اردو ترجمہ) بھی جلد ہشتم میں خطبات رسول کے تحت شامل نہیں کیا گیا بلکہ جلد دوم کے آخری حصہ میں چھپا ہے ـ